Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2014**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

1035072884

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملی ہے تو اس پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور اُمیدوار نمبر لکھیے۔
صرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس وغیرہ کا استعمال منع ہے۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اپنے جواب اردو میں تحریر کیجیے۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں: [ ]
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود میں ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کیجیے۔

This document consists of **4** printed pages.

DC (CW/SW) 81691/2
© UCLES 2014

CAMBRIDGE
International Examinations

https://xtremepape.rs/

اقتباس A

اقتباس A اور اقتباس B کو غور سے پڑھیے۔ پھر سوال نمبر 1 اور 2 کے جواب لکھیے ۔

پانی ہی پانی ہر طرف لیکن پینے کو بوند بھی میسّر نہیں ، یہ مصرع ایک بہت پرانی نظم کا ہے جسے سیموئیل کولرج نے لکھا تھا۔ آج بھی اس حقیقت میں کمی نہیں آئی۔ پانی تو دنیا میں بہت نظر آتا ہے کیونکہ پانچ بڑے سمندروں کے علاوہ اور بہت سی بڑی بڑی جھیلیں بھی ہیں لیکن قابلِ استعمال پانی خصوصاً پینے کے پانی کی قلّت سے سب ہی آگاہ ہیں۔

پیرُو کے جنگلوں کا صحراؤں میں بدل جانا اور برطانیہ کے سبزہ زاروں کا تتلیوں سے خالی ہوجانا یہ سب قدرتی مناظر ہیں جن میں ایک بات مشترک ہے اور وہ یہ کہ ان سب کی تباہی کا ذمہ دار خود انسان ہے۔ دنیا میں پانی کی کمی سے زراعت کے ساتھ ساتھ جنگلات کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے اور یہ تمام عوامل مل کر انسانوں اور جانوروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دنیا کے بہت سے ممالک میں جنگلات کا مکمل خاتمہ ہوچکا ہے اور وہ مقامات جہاں کبھی ہرے بھرے درخت ہوا کرتے تھے اب صحرا میں تبدیل ہو چکے ہیں جب کہ کچھ علاقوں میں جہاں سرسبز گھاس ہوا کرتی تھی اور پھولوں پر تتلیاں منڈلاتی تھیں، اب وہاں یہ تمام قدرتی حسن ختم ہو کر انسان کی پھیلائی ہوئی تباہی کا منظر پیش کر رہا ہے۔

کینیا کے بلندو بالا علاقوں کے جنگلات میں جہاں نہ صرف انمول پودوں کی اقسام پائی جاتی تھیں بلکہ بہت سے جانور، جن میں چیتے، جنگلی افریقی کتّے اور نایاب سنہری بلیاں بھی تھیں، صاف کر کے چائے کے باغات لگا دیے گئے۔ یہاں اب صرف پانچ فیصد جنگل باقی رہ گیا ہے۔

برطانیہ کے ماہرِ نباتات اُن علاقوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں کبھی قدرتی گھاس ہوتی تھی اور بے شمار جنگلی پھول، کیڑے مکوڑے اور تتلیاں بھی ہوا کرتی تھیں۔ وہ اُن جگہوں پر بھی توجہ دینے پر غور کر رہے ہیں جو کبھی دلدل ہوا کرتی تھیں اور پچھلے 75 سالوں میں نصف سے بھی کم رہ گئی ہیں۔ انسان کی خود غرضی نے ہمارے سیّارے کو اپنے ہی لیے بیکار بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اس کام کی ذمّے داری لینے والی ٹیم کے سربراہ کا کہنا ہے کہ اُن کا مقصد اُن نقصانات کا ازالہ کرنا ہے جو انسان نے عالمی سطح پر اپنے سیّارے کو پہنچائے ہیں۔ فی الحال یہ منصوبے بہت چھوٹی سطح پر ہیں لیکن اگر اگلی صدی میں سارے کرۂ ارض کو تباہی سے بچانا ہے تو ہمیں اس کام پر بھرپور توجہ دینی ہوگی۔

© UCLES 2014

https://xtremepape.rs/

اقتباس B

ہندوستان کا تو علم نہیں لیکن پاکستان میں جگہ جگہ بڑے بڑے اشتہار اکثر دیکھے گئے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے، ’’درخت لگاؤ‘‘۔ اس اشتہار کو کتنے لوگ پڑھ سکتے ہیں اور کتنے اس پر عمل کرتے ہیں، یہ بات قابلِ غور ہے۔ دیہاتوں میں درخت کاٹ کر ایندھن کی ضروریات بھی پوری کی جاتی ہے اور مکانوں کی تعمیر کے لیے بھی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ اپنی تھوڑی سی زمین پر تو درختوں کے ذخیرے نہیں ہو سکتے لہٰذا اِدھر اُدھر سے درخت کاٹنا عام رویّہ ہے۔ ان کی جگہ نئے درخت بونا کتنا اہم ہے اس امر سے آگاہی نہ ہونے کے سبب درختوں میں کمی سے نہ صرف زمین متوازن نہیں رہتی بلکہ قدرتی آفات کا باعث بھی بنتی ہے۔ جنگلوں سے درخت کاٹ کر وہاں مکمل صفایا کر دینا موسم پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور زمین کی قوتِ پیداوار پر بھی۔ ملک میں ڈیم بناتے وقت بھی درختوں کو کاٹا گیا اور ان کی جگہ مزید درخت نہیں لگائے گئے۔

برّصغیر پاک و ہند میں سب سے بڑی زراعتی یونیورسٹی ہونے کے باوجود، زراعت سے متعلق تعلیم عام کسان تک نہیں پہنچتی۔ تعلیم کی کمی کے باعث کسانوں کو اس بات کا احساس ہی نہیں کہ زمین کی حفاظت کس طرح کی جاتی ہے۔ پاکستان میں پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے اور سندھ میں دریائے سندھ آب پاشی کے لیے پانی مہیّا کرتا ہے تو فصلوں کے لیے پانی کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

یونیورسٹی کے نمائندوں کو دیہاتوں میں جا کر کسانوں کو اُن کی علاقائی زبانوں میں اپنی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کی تعلیم دینا چاہیے۔ اُن کو مناسب کھاد اور کیمیائی دواؤں کے چھڑکاؤ کے متعلق سمجھا کر صحت مند فصل اُگانے کے متعلق بتانا چاہیے تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر، ملک نہ صرف خود کفیل ہو بلکہ ضرورت سے زائد پیداوار برآمد کر کے قیمتی زرِمبادلہ بھی حاصل کر سکے۔

زمین کو قائم رکھنے کے لیے درخت کیا کردار ادا کرتے ہیں، اس بات کی آگاہی بھی اُن کو فراہم نہیں کی جاتی۔

https://xtremepape.rs/

1 اقتباسات میں زراعت اور ماحولیات کے بارے میں دی گئی معلومات کا موازنہ کرتے ہوئے مضمون لکھیے۔

دونوں اقتباسات سے معلومات کا استعمال کیجیے۔

یہ مضمون تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اس سوال کے دیے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے مزید ۱۰ مارکس دیے جاسکتے ہیں ۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

2 آپ کے سکول میں ایک تقریری مقابلے کا اعلان کیا گیا ہے۔ آپ اس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔

"آج کا نوجوان ماحولیات کی حفاظت کے لیے کیا کردار ادا کرسکتا ہے؟" اس عنوان کے تحت تقریر لکھیے۔

یہ تقریر تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔

اس سوال کے دیے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے مزید ۱۰ مارکس دیے جاسکتے ہیں۔

[Total 15 + 10 for Quality of Language = 25]

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2014

https://xtremepape.rs/